www.PapaCambridge.com

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Advanced Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2009**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

2105950426

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
You should keep to any word limits given in the questions.
Dictionaries are **not** permitted.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایتوں پر عمل کریں۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

© UCLES 2009

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

www.PapaCambridge.com

Section 1

یں عبارت پڑھیے اور اسکے نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

م کے میوزیم اور آرٹ گیلری میں ستمبر 2007 سے جنوری 2008 کے دوران ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مغربی افریقہ سے لائے گئے غلاموں کی تجارت کے خاتمے کے دو سو سال مکمل ہونے کا جشن منایا گیا۔ انگریزوں میں شکر اور تمبا کو کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ ہی انکی کاشت میں شدید اضافہ ہو گیا۔ اُس زمانے میں برطانیہ کے لوگ اِس بات سے لاپرواہ تھے کہ انکے اِس شوق کا لاکھوں سیاہ فام افریقی باشندوں کی زندگیوں پر کیا اثر پڑ رہا تھا۔

اِس نمائش میں ایک افریقی غلام کی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں ممکنہ حد تک تمام شواہد ایک جگہ پر جمع کئے گئے۔ اُس بدنصیب افریقی کا نام اولاڈھو ایکویانو تھا۔ جو 1745 میں مغربی افریقہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا۔ ابھی وہ تقریباً گیارہ سال کا تھا کہ ایک روز جب اسکے تمام گھر والے اپنے کاموں کی وجہ سے باہر گئے ہوئے تھے وہ اور اسکی بہن گھر پر اکیلے تھے کہ اچانک دو مرد اور ایک عورت انکے گھر کی دیوار پھلانگ کر اندر گھس آئے اور نہایت پھرتی اور خاموشی سے اِن دونوں کو رسیوں میں باندھ کر جنگل میں کسی خفیہ مقام پر لے گئے جہاں انہیں چھ ماہ تک قید میں رکھا۔ اسکے بعد ایک دِن انہیں سمندر کے ساحل پر لے آئے۔ جہاں ایکویانو سمندر اور اسکے کنارے پر موجود سفید فام لوگوں کو زندگی میں پہلی بار دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے سمندر میں موجود ایک بحری جہاز میں لے جایا گیا۔ اس جہاز کے نچلے حصّے میں بے شمار سیاہ فام مرد اور عورتیں آہنی زنجیروں میں جکڑے بے بسی کی حالت میں پڑے تھے، انکے لئے ہلنے کی بھی جگہ نہیں تھی اور وہ اپنی ہی گندگی میں بھرے ہوئے تھے۔ ایکویانو نے اپنی زندگی میں ایسی شدید ترین بدبو پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی جس میں سانس لینا بھی بے حد دشوار تھا۔ یہ جہاز اُنہیں بحر اوقیانوس کے پار ویسٹ انڈیز میں لے گیا۔ وہاں اسے بیچ دیا گیا۔ دو ہفتے کے بعد اسے ایک برطانوی کالونی ورجینیا میں لے جایا گیا۔ یہاں اسے ایک برطانوی نیول آفیسر نے خرید لیا۔ اُس کی خدمت کے دوران ایکویانو نے آہستہ آہستہ انگریزی زبان سیکھنا شروع کی اور ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ رقم کی بچت بھی شروع کر دی۔ 1766 میں آخر کار اس نے اپنے آقا کو چالیس پونڈ کی خطیر رقم ادا کرکے اپنی آزادی خرید لی۔ اِس رقم کو جمع کرنے میں اُسے دس سال کا عرصہ لگا۔

ایک آزاد انسان کے طور پر اس نے غلاموں کی تجارت کو ختم کرانے کے لئے کوشاں ایک تنظیم کے دو نمائندوں کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔ اس نے بے شمار عوامی جلسوں میں غلاموں کی تجارت کے دوران کئے جانے والے مظالم کی تفصیلات بیان کیں جس کا وہ خود کئی سالوں تک شکار رہا تھا۔ 1787 میں ایکویانو نے اپنے غلامی کے دور کے تجربات کی روئیداد پر منحصر ایک کتاب شائع کی جس کی کاپیاں برطانیہ کے بادشاہ جارج سوئم اور دوسرے سیاستدانوں کو بھیجیں گئیں لیکن وہ بادشاہ کے نظریے کو تبدیل نہ کر سکا۔ بادشاہ نے اپنے شاہی خاندان کے ہمراہ غلاموں کی تجارت ختم نہ کرنے کا فیصلہ برقرار رکھا۔ اس کے بعد 1789 میں ایکویانو نے 'اولاڈھو ایکویانو ایک افریقی کی سوانح حیات' کے زیرِ عنوان ایک کتاب شائع کی اور انگلستان کے کونے کونے میں جا کر اس کتاب کے واقعات کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔ اس کے نتیجے میں یہ کتاب سب سے زیادہ فروخت ہونے والی بہترین کتاب قرار پائی۔ اس کے بعد یہ کتاب جرمنی، امریکہ اور ہالینڈ میں بھی شائع ہوئی۔ ایکویانو نے 1792 میں شادی کی جس سے اس کے دو بچے تھے۔ 31 مارچ 1797 میں ایکویانو کا انتقال ہو گیا۔ وہ اپنی زندگی میں تو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا لیکن اُس کی مہم کے نتیجے میں 22 مارچ 1807 کو برطانوی پارلیمنٹ نے غلاموں کی تجارت پر پابندی کا قانون نافذ کر دیا۔

www.PapaCambridge.com

جہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ اُن کے معنی واضح ہو جائیں۔ [5]

ساحل - خفیہ ۔تجارت - خطیر رقم - حیرت زدہ

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے۔ [5]

خصوصی - جشن - آقا - سفید فام - دشوار

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے سامنے دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ زبان کے معیار کے لئے مزید پانچ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔ کُل ۱۵+۵=۲۰ مارکس)

:۱ اِس مضمون کا کوئی مناسب عنوان تجویز کیجیے۔ اور اُس کی وجہ تحریر کیجیے۔ [2]

:۲ اِس خصوصی نمائش کے انعقاد سے کیا مقصد حاصل ہوا؟ تین باتیں لکھیے۔ [3]

:۳ ایکویانو نے اپنی پہلی کتاب سے کس حد تک کامیابی حاصل کی؟ اور کیوں؟ [3]

:۴ ایکویانو نے غلامی کے خلاف تحریک میں کیا کردار ادا کیا؟ [3]

:۵ آپ کے خیال میں ایکویانو کی زندگی کے منفی تجربات کا اُس کے مستقبل پر کیا اثر پڑا؟ [4]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

Section 2

www.PapaCambridge.com

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے اور اسکے نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

شہزادی نورالنساء عنایت خان 2 جنوری 1914 میں پیدا ہوئی۔ نورا ایک مسلمان شہزادی تھی۔ اُسکے والد عنایت خان، میسور کے نامور حکمران ٹیپو سلطان کے پوتے تھے جس نے برٹش راج کے خلاف چار جنگیں لڑیں حتیٰ کہ 1799 میں شہید ہوا۔ برطانوی سامراج کا کہنا تھا کہ اگر نپولین بوناپارٹ میں ٹیپو سلطان جیسی فراست اور جوانمردی کا جوہر ہوتا تو وہ یورپ کو فتح کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ اپنے آباواجداد کی طرح نور بھی ایک ضدی اور جرأت مندانہ مزاج کی حامل تھی۔ اسکے والد مغرب میں تصوف کے بانی تھے۔ شہزادی نور کی والدہ امریکن تھیں۔

شہزادی نور کا بچپن، پیرس کے مضافات میں گزرا، جہاں وہ اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھی۔ اُس نے پیرس میں بچوں کی نفسیات اور موسیقی کی تعلیم کے علاوہ بچوں کیلیئے کہانیاں لکھنے کی تربیت بھی حاصل کی۔ اُسکی کہانیاں پیرس ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوتی تھیں۔ جب دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہوا تو اسکے خاندان کو لندن منتقل کر دیا گیا۔

کیونکہ وہ فرانسیسی زبان بہت روانی سے بولتی تھی، اِس لیئے وہ برٹش وار آفس کیلیئے بہت کار آمد ثابت ہوئی۔ اُنہوں نے اُسے وائرلیس آپریٹر کی ٹریننگ دی۔ اور شہزادی نور کو 16 جنوری 1943 میں فرانس بھیجا گیا۔ جب نازی فوجوں نے فرانس پر حملہ کیا تو وہ پہلی خاتون وائرلیس آپریٹر تھی جو فرانس کے میدانِ جنگ میں بھیجی گئی۔ یہ نہایت ہی خطرناک وقت تھا۔ کیونکہ جرمن سیکرٹ پولیس یعنی گسٹاپو، فرانس میں شدت پسند عناصر کی گرفتاریوں میں مصروف تھی۔ اُس وقت شہزادی نور نے واپس لندن جانے سے اِس لیئے انکار کر دیا کیونکہ وہ اپنے اتحادی فوجی افسران کو لندن سے رابطے کے بغیر فرانس میں چھوڑنے کیلیئے تیار نہ تھی۔ گسٹاپو نے اُسے پکڑنے کی بے حد کوشش کی تاکہ اسکی گرفتاری سے لندن سے آخری مواصلاتی رابطہ بھی منقطع ہو جائے۔ وہ ساڑھے تین ماہ تک نور کو پکڑنے کی کوشش میں لگے رہے۔ آخر کار کسی کی غدارانہ نشاندہی کے نتیجے میں وہ گسٹاپو کے قابو میں آ گئی اور اُنکے ہاتھوں گرفتار ہو گئی۔ لیکن اُس نے گسٹاپو کے ساتھ کسی قسم کی بھی معاونت سے صاف انکار کر دیا۔ اِس دوران، اُس نے، اُن کی قید سے فرار ہونے کی دو مرتبہ ناکام کوشش بھی کی۔ کچھ عرصے کے بعد اُسے جرمنی میں قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ یہاں بھی اُس نے اپنے کام کے متعلق یا اپنے ساتھی فوجیوں کے کام کے بارے میں کسی قسم کی بھی معلومات بہم پہنچانے یا کسی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا۔ آخر کار 12 ستمبر 1944 کو اُسے ڈاچاؤ کنسنٹریشن کیمپ میں لیجایا گیا جہاں دوسرے دن صبح اُسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اُس وقت اسکی عمر تقریباً تیس سال تھی۔ دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے پر 5 اپریل 1949 کو اُسے اُسکی شاندار اور جرأت مندانہ خدمات کے صلے میں ’جارج کراس‘ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ایک موقع پر شہزادی نور نے کہا تھا کہ اگر ہندوستان کے لوگ بہادری اور ہمت کا مظاہرہ کریں اور اعلیٰ اعزازات حاصل کر لیں، تو وہ ہندوستانی اور اتحادیوں کے درمیان بہتر تعلقات کا وسیلہ بن سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ بہت سے ہندوستانیوں نے اعلیٰ بہادری کا مظاہرہ کر کے شہزادی نور کی طرح ’جارج کراس‘ اور ’وکٹوریہ کراس‘ حاصل کیے۔ اِس طرح شہزادی نور کے خواب کو سچ ثابت کر دکھایا

www.PapaCambridge.com

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ہر سوال کے بعد دیئے مارکس لکھے گئے ہیں۔اسکے علاوہ زبان کے معیار کے لئے مزید ۵ مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں۔(کُل ۱۵ + ۵ =۲۰ مارکس)

۱: ٹیپو سلطان کے بارے میں برٹش راج کی کیا رائے تھی اور کیوں؟ [2]

۲: نورالنساء نے کس شعبے میں تعلیم حاصل کی اور اُسکا کیا فائدہ ہوا؟ [2]

۳: نورالنساء اور ٹیپو سلطان کی زندگیوں میں کونسی باتیں مختلف تھیں؟ [3]

۴: نورالنساء کا فرانس میں رہنا کیوں ضروری تھا؟ [2]

۵: قید کے دوران نورالنساء نے کس حوصلہ مندی کا مظاہر کیا؟ اُس کی کیا وجوہات تھیں۔ [3]

۶: جنگِ عظیم کے اختتام پر اُسکی کونسی خواہش کو پزیرائی ملی؟ تفصیل سے لکھیے۔ [3]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

(الف) دونوں عبارتوں کی روشنی میں مختلف قوموں کے ساتھ برٹش راج کے رویے کا موازنہ کیجیے۔ [10]

(ب) آپکی رائے میں انصاف کے حصول کے لئے ایک فرد کو کیا کرنا چاہیے؟ [5]

اوپر دیے گئے سوال کا جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔ اِس کے علاوہ زبان کے معیار کیلئے ۵ مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں۔ [5]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.